

مکتبہ المصطفیٰ



عورت چار شادیاں کیوں نہیں کر سکتی؟

فیض ملت، مضر اعظم پاکستان

مصنف

محمد رضا ہمدانی اور رابطہ عرقہ

حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

متوفی ۱۴۳۱ھ



چشم

تحریک اہلسنت
احمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَعٰلٰہُ وَاُتٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ایک عرصہ سے بعض خواتین اسی تہذیب کے اثر سے سوال کرتی ہیں کہ مرد کو اسلام میں چار حقوق سے نکاح کی اجازت ہے لیکن عورت کو ایک شوہر پر اسکا کما کما حکم ہے اسکی عقلی دلیل کیا ہے؟ اس پر بڑھ کر یہ سائنس نے رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کیا ہے کہ امت کو صرف چار نکاح کا جواز بخود خود ملو، گیارہ، تیرہ بلکہ اس سے بھی زائد نکاح کئے۔

فقیر نے ان دونوں سوالات پر یہ رسالہ لکھا ہے لیکن الحمد للہ عزوجل حضور ﷺ پر اعتراض کے جوابات کے لئے علیحدہ رسالہ بھی ہے۔

سب سے پہلے یہ کہ مسلمان حقوق کو تو اس طرح کا سوال مناسب نہیں کیونکہ جب وہ اپنے رسول ﷺ کا کلمہ پڑھ چکیں تو اب ان کے آگے عقلی دستک ملے کس کام کے، یہاں کا اصول ہی ہے:

عقل قربان کن پیش مصطفیٰ

اس کے باوجود فقیر جوابات لکھے گا (نہ صرف دعائی) پہلے نصاریٰ کے اعتراض کا جواب حاضر ہے وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے زیادہ شادیاں کیوں کیں؟

جواب: نبی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کے حالات بتاتے ہیں کہ انہوں نے بھی بہت زیادہ شادیاں کیں۔ نیز اس اعتراض کا جواب اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں یوں دیا ہے:

(۳) حضرت جدعون نبی کی بہت سی بیویاں تھیں۔ جن سے ستر لڑکے پیدا ہوئے۔ (۶)

(۵) حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاں بہت سی بیویاں تھیں۔ (۷)
حضرت داؤد علیہ السلام نے حالت بھری میں اپنی ساری سونگی سے نکاح کیا تاکہ وہ گرم رہیں۔ (۸)

(۶) حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاں بہت ساری عورتیں تھیں۔
چنانچہ اولیٰ سلطین (باب ۱۱، ص ۲۲) میں یوں ہے:
اُس کے پاس سات سو شاہزادیاں اُس کی بیویاں اور تین سو عورتیں تھیں اور اُس کی بیویوں نے اُس کے دل کو پھیر دیا۔ کیونکہ جب سلیمان بڑھا ہو گیا تو اُس کی بیویوں نے اُس کے دلی کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا۔ (۹)
پس ثابت ہوا کہ ایک سے زائد زوجہ کا ہونا نبوت کے متنافی نہیں۔

(۶) کتاب عقول یعنی پیمانہ اور پیمانہ صاف، باب ۵، ص ۲۵، برائش ایڈیشن، سوسائٹی، اسرائیلی اور

(۷) کتاب عقول یعنی پیمانہ اور پیمانہ صاف، ص ۲۵، برائش ایڈیشن، سوسائٹی، اسرائیلی اور

کتاب عقول یعنی پیمانہ اور پیمانہ صاف، ص ۲۵، برائش ایڈیشن، سوسائٹی، اسرائیلی اور

(۸) کتاب عقول یعنی پیمانہ اور پیمانہ صاف، ص ۲۵، برائش ایڈیشن، سوسائٹی، اسرائیلی اور

(۹) کتاب عقول یعنی پیمانہ اور پیمانہ صاف، ص ۲۵، برائش ایڈیشن، سوسائٹی، اسرائیلی اور

رسالت سے غافل ہونے کا اندیشہ ہے مگر اس کے باوجود حضور ﷺ کے لئے مشقت زیادہ اور اجر اعظم ہے۔ دوسرا یہ کہ جب نماز اس واسطے ہوا کہ حضور کے غلوں اور اپنی ازواج کے ساتھ ہوں اور مشرکین جو آپ ﷺ کو سادہ و سادہ ہونے کی جست لگاتے تھے وہ جاتی رہے۔ پس عورتوں کا محبوب بنایا جانا آپ کے حق میں لطیف رہائی ہے۔ فرض بہر صورت یہ بحث آپ کے لئے ہامیہ نصیحت ہے۔

اس حدیث کے اخیر میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ محبت رسول اللہ ﷺ کے لئے اپنے پروردگار کے ساتھ کمال مناجات سے مانع نہیں، بلکہ حضور ﷺ باوجود اس محبت کے، اللہ تعالیٰ کی طرف ایسے معوجہ ہیں کہ اس کی مناجات میں آپ کی آنکھیں ٹھنڈی رہتی ہیں اور ماسوا آپ کے لئے ٹھنڈک نہیں۔ پس حضور ﷺ کی محبت حقیقت میں صرف اپنے خالق چہارک و تعالیٰ کے لئے ہے اور حدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ جب نماز جب حقوق عبودیت کے ادا میں مغل نہ ہو، بلکہ انکشاف اول اللہ کے لئے ہو تو وہ از قبیل کمال ہے، ورنہ از قبیل نقصان ہے۔

خاندہ شیخ تقی الدین عسکری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جو چار سے زیادہ ازواج کی اجازت دی گئی۔ اس میں راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ بوطین شریعت و ظہور شریعت اور وہ امور جن کے ذکر سے حیا مآتی ہے اور وہ جن کے ذکر سے شرم نہیں آتی یہ سب بطریق نقل اُمت تک پہنچ جائیں۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ شرمیلے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے چار سے زائد عورتیں جائز کر دیں تاکہ حضور کے افعال آنکھوں سے دیکھیں اور اقوال کانوں

سے سنیں جن کو حضور مردوں کے سامنے بیان کرنے سے حیا فرماتے تھے وہ اُمت کے سامنے ظاہر ہو جائیں۔ حضور ﷺ کی ازواج کی تعداد کثیر ہوگئی تاکہ اس سے آپ کے اقوال و افعال کے نقل کرنے والے زیادہ ہو جائیں۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن ہی سے غسل و حیض و عورت کے مسائل معلوم ہوئے۔

یہ کثرت ازواج حضور کی طرف سے معاذ اللہ ثبوت کی فرض سے نہ تھی اور نہ آپ دلی کو لذت بشریہ کے لئے پسند فرماتے تھے۔ عورتیں آپ کے لئے صرف اس لئے محبوب بنائی گئیں کہ وہ آپ ﷺ سے ایسے مسائل نقل کریں جن کے زبان پر لانے سے حضور ﷺ شرم و حیا کرتے تھے۔ پس آپ ﷺ بخیر و حیا اس سے ازواج سے محبت رکھتے تھے کہ اس میں شریعت کے ایسے مسائل کے نقل کرنے پر اعانت تھی۔ ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن نے وہ مسائل نقل کئے جو کسی اور نے نہیں کئے۔ چنانچہ انہوں نے حضور ﷺ کے مقام اور حالتِ غلوٰت میں جو نبوت کی آیات و حقائق اور عبادت میں آپ ﷺ کا جواہر و یکھا اور دوا و مسود یکھے کہ ہر ایک حافلِ شہادت دیتا ہے کہ وہ صرف پیغمبر میں ہوتے ہیں اور ازواجِ مطہرات کے سوا کوئی اور ان کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ یہ سب ازواجِ مطہرات سے مروی ہیں۔ اس طرح حضور ﷺ کو کثرت ازواج سے نفع عظیم حاصل ہوا۔ (۱)

(۱) السنن النسائی، شرح زہر الرئی وحاشیۃ الامام السنن، کتاب عشرة النساء باب حب النساء، المعجم النافع، ۵۴۴، ۵۴۳، مکتبہ رحمانیہ، افراسن، خزانہ سفر و طب، اردو

عقلی دلائل

مرد چار باتوں سے نکاح کر سکتا ہے لیکن عورت صرف ایک شوہر پر اکتفاء کرے اس کے چار وجود یہ ہیں:

● مرد کا مادہ قاضی اور عورت کا مادہ منقطعہ علی ہے۔ یعنی مرد بمنزلہ قاضی کے ہے اور عورت بمنزلہ مفعول کے اور یہ قطعی فیصلہ ہے کہ قاضی کے ملائیل متحد ہو سکتے ہیں لیکن مفعول کا قاضی صرف ایک ہوتا ہے۔

● اللہ تعالیٰ نے عورت کو کبھی فرمایا:

”کَمَا قَالَ تَعَالَى ”فَمَا تَكُونُ إِلَّا شَاغِلَةٌ“ (۱۲)

ترجمہ کنز الایمان: تو آکا اپنی کھیتوں میں جس طرح پناہو۔

کبھی مشترک نہیں ہو سکتی ایک ہی کی کبھی رنگ لاتی ہے اس میں دوسروں کو پہلے تو شریک نہیں کیا جاسکتا اگر ہوگی تو جھڑے اٹھ کرے ہو گئے اسی لئے اسلام نے ایک عورت کے بھائے چار کا حکم دیا تاکہ کبھی بھل بھول لائے اور یہی مشاہدہ ہر ایک کردہ ہے کہ باغ آدم آج کتنا سرسبز و شاداب ہے کہ اگرچہ کبھی کوٹا جائزے کے اسباب زوروں پر ہیں لیکن جتنا صحیح طریقہ سے ہو رہی ہے اسی کی برکت ہے کہ بھارا آدمیت جوش جوہن میں ہے۔

● مطالعہ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے چند ایک کے ہر ایک اہل مذہب نے اس پر زور دیا کہ عورت کی فطرت مرد کے مقابلہ میں بہت کمزور اور کم درجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میں درجہ کمال کو پہنچتی ہے اور عورت کی ۱۸ سال کی عمر میں اس کے بعد اس کے تعطل و اوراک میں کوئی ترقی نہیں ہوتی اسی لئے عورت تمام عمر ایک بچہ بنی رہتی ہے اور مرد اٹھابیس (۲۸) سال کے بعد ترقی در ترقی میں رہتا ہے اسی لئے ایک مرد کمال میں متحدہ بنے پردوش پاسکتے ہیں اور اسکی زیر نگرانی زندگی گزارتے ہیں اور یہ بھی نہیں ہوگا کہ ایک بچے کی نگرانی میں متحدہ مرد وہی کمال زیر پردوش ہوں۔

جب عورت کا یہ حال ہے تو پھر وہ متحدہ شوہروں کی کس طرح کفالت کر سکتی ہے جب کہ وہ ایک کی کفالت کے لائق بھی نہیں۔

● ایک اور مغربی دانشور دیکھو لکھتا ہے کہ عورت و مرد ایک جنس ہیں لیکن ان میں صفات جانشین کا پایا جانا ضروری ہے یعنی کوئی ایسا مرد نہیں جس میں صرف مردانہ صفات ہوں اور نہ نائندہ ہوں نہ ہی کوئی ایسی عورت ہے جس میں صرف زنانہ صفات ہوں اور مردانہ نہ ہوں بلکہ ہر ایک میں دونوں صفات پائے جاتے ہیں۔ ہاں صفات کے قلب کا اعتبار ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ مرد میں مردانہ صفات کا زنانہ صفات پر غلبہ ہے۔ اسی لئے وہ اپنے قابو میں متحدہ شوہر نہیں رکھ سکتا ہے اور عورت مطلوبیت الصفات ہونے کی وجہ سے متحدہ مردوں کو قابو رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔ اس کی نظیر مرغیوں سے دی جاسکتی ہے کہ ایک مرغی متحدہ مرغیوں کو زیر نگرانی رکھتا ہے اور تمام مرغیوں پر اپنے غلبہ کی وجہ سے انڈے پیدا کرتا ہے یہ نہیں دیکھا گیا کہ ایک مرغی متحدہ مرغیوں کو اپنے زیر نگرانی رکھے۔ خواجہ سرا (لکڑا) میں چونکہ دونوں صفات مردانہ و زنانہ مساوی ہیں اسی لئے وہ مرد ہے نہ عورت۔

مذکورہ بالا دلیل سے واضح ہوا کہ عورت کے لئے ایک شوہر کافی ہے۔

● عورت ہر ماہ عارضہ ماہواری میں مبتلا رہتی ہے اگر وہ صاحبِ اولاد ہے تو بھی دودھ پلانے کے دوران بچہ کی تربیت میں مصروفیت کی وجہ سے ایک شوہر کے حقوق کی ادائیگی بھی اس کے لئے کوہِ گراں ہوگی چہ جائیکہ وہ ایک سے زائد کی شہادت لگے گا ہر سال۔

● عورت میں اگرچہ خواہشِ نفسانی مرد سے زائد کسی لیکن بوجہ ضرورت اسے وہانے کی مرد سے زیادہ ہمت ہے یہی وجہ ہے کہ بعض خواتین شوہر کے مرجانے کے بعد بایا زندگی بے شوہر گزار سکتی ہیں اگرچہ یہ طریقہ قطعاً ہے لیکن اس کی ہمت و حوصلہ قابلِ ستائش ہے بخلاف مرد کے کہ وہ بے حوصلہ ہے وہ اپنے انہام کی برداری اور شرعی سزا اور لوگوں کی ملامت کی پروا دے کے بغیر اپنی خواہشات سے بے قابو ہو کر غلط کاریوں کا ارتکاب کرتا ہے بلکہ اتنا بے ہمت اور کم حوصلہ ہے کہ خادم یہاں تک کہ ماں، بہن، بیٹی، بہو سے لفظی کے ارتکاب کی شہرت عام ہے۔ بخیر یہ عورت ایک شوہر پر انکفاء کر سکتی ہے لیکن مرد کو متحدہ صورتیں بھی کم حضور ہوتی ہیں اگر حیاء مند ہے تو اپنی زوجہ کے ہوتے بھی فیروں کی دلچیز پر ناپتا ہے اور یہ واقعات بھی عام ہیں۔ خواہشات کرتے ہیں کہ مرد اپنی خواہشات پر قابو پانے سے عاجز ہے اور عورت بہت بڑی ہامت و با حوصلہ ہے اسی لئے وہ ایک پر انکفاء کر سکتی ہے بلکہ شوہر مردانگی میں کمی آتا ہے تو وہ اس پر شاد بانے ہے ایک سے زائد سے نفرت کا مظاہرہ کرے گی۔ بھر شوہروں کا اس کے ساتھ جو برتاؤ ہوگا بلکہ ان کا آپس میں جو حال ہوگا وہ میدانِ دلگیری سے کم نہ ہوگا اس طرح سب کی زندگی دھیر ہوگی بلکہ کئی کئی لڑائی جھگڑے کی زد میں آجائیں گے بلکہ مصیبت کی قربانی ترقی کرتے ہوئے نسل و نسل

خونریزی اور جنگ رہے گی پھر ہر صورت کے لئے متحدہ شوہر کی اجازت عالم دنیا عالم کا راز (جنگ) بن جائے گا کہ امن و سلامتی کا نشان نہ ملے گا اور ایسا معاشرہ کوئی مذہب بھی نہیں چاہتا بلکہ ہر مذہب امن و سلامتی کے لئے جدوجہد میں ہے۔

● عورت بعد بلوغ صرف چند سال یعنی تیس، چالیس سال تک اپنی قوت و طاقت کی حامل ہے اس کے بعد خواہش تو تازہ رہتی ہے لیکن جوش و خروش کی کیفیت نہیں رہتی۔

حکایت (۱۳) ”لحمۃ الیمین“ میں ہے کہ:

ایک شخص گھڑی کا گدھے پر رکھ کر کتبہ کا طواف کر رہا تھا کسی نے کہا بھائی گھڑی اُٹا دو گدھے کا طواف میں آسانی ہو اس نے کہا اس گھڑی میں میری ماں ہے۔ اسے بھی طواف کروا رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ تو پھر اس کا کسی سے پیادہ کر دے۔ وہ شخص ناراض ہونے لگا کہ میری بڑھی ماں کے لئے ایسے کہتے ہیں۔ گھڑی کے اُترنے سے بڑھی ماں نے بیٹے کی چیخ پر ہلکے مار کر کہا کہ وہ بات سچی کہتا ہے اور تو اس سے ناراض ہو رہا ہے۔ (۱۳)

(۱۳) لحمۃ الیمین فیما یزول بذکرہ الشیخ صفحہ ۱۲، مطبعة الطہرہ

فائدہ: اس حکایت میں خواہش کے وجود کی دلیل ہے جوش و جنوں کی بات نہیں اسی لئے وہ ایک شوہر سے گزارا کر سکتی ہے متحدہ شوہروں کے لئے اسکے بعد سرمایہ نہیں بخلاف مرد کے کہ وہ کافی مدت خواہش نفسانی کا حامل ہے اگرچہ بڑھا ہوا جاتا ہے تو بھی جوش و جنوں نہ کسی لیکن شرارت نفس کا غلبہ اور بڑھ جاتا ہے اسی لئے اس کا دورانِ جنائی ایک پرائیکٹڈ کرچاس کی سمت ہے۔

● عورت میں شہوانی خواہشات اور جسمانی لذت کا غلبہ ہے لیکن فطرتی حیاء و شرم ان کے اظہار سے مانع ہے اور وہ صرف اپنے مرد کو اپنے ذوق کی تسکین کا سبب سمجھتی ہے اسی لئے وہ صرف ایک کی ہی رہ سکتی ہے کیونکہ وہ اپنے ذوق کو زیادہ اظہار و اظہار سے گریز کرتی ہے بخلاف مرد کے کہ وہ ایسی صفات سے محروم نہیں تو کامل بھی نہیں۔

● عورت کے شوہر کے خندانہ پہ سلیلوں سے دل کے پھٹنے کا سامان ہمراہ جاتے تو پھر وہ کسی دوسری طرف دھیان نہیں کرتی سچی وجہ ہے کہ خواتین کثرتِ سلیلوں پر فخر کرتی ہیں خصوصیت سے ایسی کیلی جو اس کے مزاج کے موافق ہوں اس کے لئے وہ کیلی واجبہ جان ہے۔ بخلاف مرد کے کہ اسے دوستوں کی کثرت کا کوئی خیال نہیں اگر کوئی ایک آدمی دوست ہمراہ گیا تو وہ صرف گپ شپ تک محدود ہوتا ہے اس کی دل کی دنیا آباد نہیں کر سکتا۔

﴿کنندہ مجلس باہم مجلس پرواز﴾

ہمارے مواقف مذکور پر زمانہ اقدس کی ایک کہانی شاید ہے:

سید کا کاغذ صدرِ پتہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ معظمہ میں ایک عورت تھی

جس کا کام تھا کہ قریش کی عورتوں کو ہنساتی تھی جب عورتوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ نے اسلام کو وسعت بخشی تو وہ بھی مدینہ شریف آگئی۔ میں نے اس عورت کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں مہمان ہوئی تو کہا گیا کہ وہ کھانا عورت کے ہاں مہمان ٹھہری اور وہ بھی ہنسانے والی مشہور تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ”کھانا ہنسانے والی عورت کدے معطر سے ہجرت کر کے آئی ہے؟“ ہم نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر وہ کہاں مہمان ہوئی۔ ہم نے کہا مدینہ منورہ کی کھانا عورت جو یہاں مدینہ طیبہ میں عورتوں کو ہنساتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

الحمد لله الأرواح جنود مجندة

یعنی تمام لوگ ایک بڑا لشکر تھے ارواح عالم ارواح میں ایک دوسرے سے متعارف ہوئے تو آج محبت کرتے ہیں جن کی فاسانی نہ ہوئی تو یہاں اختلاف میں رہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے:

بيدني وبينك في المحبة نسبة

مستورة عن سر هذا العالم

نحن اللذان تحاببت أرواحنا

من قبل خلق الله طبيعة آدم

ترجمہ: میرے اور میرے مابین محبت کے بارے میں ایک نسبت ہے جو اس عالم سے پوشیدہ ہے۔ ہم وہ ہیں جو وہ جس آئیں میں محبت کرتی تھیں جب کہ انکی اللہ

تھائی نے سیدنا آدم علیہ السلام کا گارا بھی نہیں دیا تھا۔

حضرت فہمین کا نقلی روضۃ الشعلیہ نے فرمایا:

جاذب ہر جنس را ہم جنس ہاں
جنس برجنس است عاشق جاوداں
خلج ہاتھوں تھیں ملحق شود
کے دم ہاں قرین حق شود
طبیات آمد ہوئے طبیعتیں
مر عیبہاں را عیبہاں تست میں

اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ قوت و طاقت مردوں بہ نسبت عورتوں کے بہت زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار سے بھی زائد بیویوں کو حتمی نکاح سے لے کر آپ ﷺ کی ظاہری قوت و باطنی طاقت کے نمونے ملاحظہ ہوں:

(بشری قوتِ تعلیمِ الہیہ)

دنیا میں آپ ﷺ نے ظاہری قوت و طاقت کے اعتبار سے پہچن سے لے کر رسال شریف تک اسی طرح زندگی بسر فرمائی جیسے عام بشر گزارتے ہیں جس کی چند مثالیں فقیر آگے چل کر عرض کرے گا اور وہ آپ ﷺ نے اسی طرح کر دکھائیں اس لئے تاکہ بشروں کو بشریت کی تعلیم ہو کہ ایسی کمزوریوں کے وقت انسان کو کیا کرنا چاہیے تاکہ قدسیوں سے بھی بشر آگے بڑھ جائے۔

(نوری بشریت کی قوت و طاقت)

فقیر عام بشری طاقت کے بیان سے پہلے نوری بشریت کی مثالیں قائم کرتا ہے۔

(۱) روحِ الہیہاں شریف میں ہے کہ دوزخ کو ایک ہزار گام سے بکڑا جائے گا اس کی ایک ایک گام کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے ہوں گے جسے کھینچ کر میرے ان قیامت میں لایا جائے گا دوزخ اپنی طاقت سے فرشتوں کی ہاتھیں توڑ کر کفار پر حملہ کرے گی اور وہ اہل معشر کو ذاتی ہوئی کہے گی کہ آج میں ان سے بدلہ لوں گی جو رزق تو خدا کا کھاتا لیکن پرستشِ غیر کی کرتا۔ اسے سوائے نبی پاک ﷺ کے کوئی نہ روک سکے گا آپ ﷺ اس کا اپنے نورِ مبارک سے مقابلہ کریں گے تو وہ ہٹ جائے گی حالانکہ

ہر فرشتے کی قوت اتنی زبردست ہے کہ اگر اس کے ایک کو حکم ہو کہ وہ زمین اور اس کے
جملہ پہاڑوں کو اکٹھا کر اور پکڑ لے جائے تو بڑا تکلف یہ سب کچھ کر سکتا ہے حضور ﷺ
کی اس قوت کا مظاہرہ دنیا میں ہو چکا ہے۔ (۱۶)

(احادیث مبارکہ)

مضمون مذکور کی تائید معزز جلیل روایات سے ہوتی ہے:

(۱) حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

(دنیا میں) میں نے آگ کو پھونک ماری ورنہ وہ تمہیں اپنی

لپٹ میں لے لیتی۔ (۱۶)

دنیا میں نوری بشر کی جسمانی قوت

عام بشری جسمانی قوت کی تشریح کی ضرورت نہیں ہر انسان اپنی قوت کو
عرب جانتا ہے لیکن نبی پاک ﷺ کی قوت بشری ماحدود۔

عن مجاہد قال أعطی رسول اللہ ﷺ قوۃ بضع

وأن یعن وجلاً کل رجل من اهل الجنة۔ (۱۷)

مجاہد سے روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے چالیس اور کچھ جنتی

(۱۶) تفسیر روح البیان، سورۃ المائدہ ص ۸۵، ۸۶ دار احیاء التراث العربی بیروت

(۱۷) حجة الله على العالمين فی معجزات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم الباب
الثانی عشر فی بعض معجزاته البعویۃ مثل کمال خلقه وخلقہ وفضائل أقوالہ
وأفعاله وأحواله صلی اللہ علیہ وسلم قوتہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المجاہد
وغیرہ ص ۷۰، ۷۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

مردوں کی قوت کے برابر قوت دی گئی ہے۔

ابو نعیم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے۔ (۱۸)

فائدہ: دنیا میں ہی آپ ﷺ بھشتی لوازمات سے متعلق تھے جو کچھ ہم (اسلاماء و ائمہ) بھشت میں جا کر پائیں گے وہ آپ ﷺ کو دنیا میں حاصل تھا بالخصوص قوت اور طاقت تو نہ صرف ایک بھشتی بلکہ چالیس کے برابر ہوگی۔

بھشتی مرد کی قوت

امام احمد بن حنبل منہائی اور حاکم نے سند گنگ کے ساتھ بیان کیا کہ ایک بھشتی شخص کو کھانے پینے اور حمام و غیرہ کرنے کی طاقت ایک سو بیوی مردوں کے برابر حاصل ہوگی۔ (۱۹)

چار ہزار مردوں کی طاقت

مذکورہ بالا روایات سے ثابت ہوا کہ دنیا میں نبی پاک ﷺ کو چار ہزار مردوں کی طاقت حاصل تھی۔ (۲۰)

فائدہ: یہ مسئلہ مسئلہ ہے اس میں کسی مذہب کو اختلاف نہیں۔

(۱۸) فتح الباری، کتاب الغسل باب إذا جامع ثم عاد ومن دار علی نسائه فی غسل واحد، 378/1، دار الکتب السلفیہ مصر

(۱۹) فتح الباری، کتاب الغسل باب إذا جامع ثم عاد ومن دار علی نسائه فی غسل واحد، 378/1، دار الکتب السلفیہ مصر

(۲۰) فتح الباری، کتاب الغسل باب إذا جامع ثم عاد ومن دار علی نسائه فی غسل واحد، 378/1، دار الکتب السلفیہ مصر

تائید: اس قوت و طاقت کی تائید حضور سرور عالم ﷺ سے پہلوانوں کے ہجو سے ہوتی ہے کہ پہلوانوں نے آپ ﷺ کے ساتھ قوت آزمائی تو انہوں نے آپ ﷺ کی طاقت کے آگے خمیا رٹا ل دیا۔

زکاتہ پھلوان: زکاتہ رستم عرب مشہور تھا اسے اپنی قوت و طاقت پر ناز تھا۔ اسی قوت کے نشہ میں اس نے رسول اکرم ﷺ سے عشقی لڑنے کا فیصلہ کیا۔ آپ ﷺ نے اسے ایسا بچھاڑا کہ وہ دیکھتا رہ گیا۔ اسی طرح اور پہلوانوں کا حال مشہور ہے۔

أبو الأسود الجمہی: مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ابو الاسود نجی کو بچھاڑا تھا۔ جو یہ طاقت دیتا تھا کہ گائیں کی کھال پر کھڑا ہو جاتا تھا اور وہی جوان اس کھال کو اس کے پاؤں کے پچے سے کھانے کی کوشش کرتے، چڑا چٹ جاتا تھا مگر اس کے پاؤں کے پچے سے کھال نہ ٹپکتی تھی۔

اس نے رسول اکرم ﷺ سے کہا:

اگر آپ ﷺ مجھے عشقی میں بچھاڑ دیں تو میں آپ ﷺ پر

ایمان لے آؤں گا۔ آپ ﷺ نے اسے بچھاڑ دیا مگر وہ

بدلتا ایمان نہ لایا۔ (۲۱)

بہر حال مرد چار صورتوں سے نکاح کا حامل ہے لیکن اسے یہ بھی دیکھنا ہوگا

(۲۱) أبو اسود الجمہی، المدنیۃ بالمذبح البعیدیۃ، الفصول، الفصول فی کمال، خلقتہ سنۃ اللہ علیہ وسلم، وعلیہم اُخلاقہ، الفصل الثانی فی عظیم اُخلاقہ، شہادتہ سنۃ اللہ علیہ وسلم۔

کہ وہ ان چاروں کے حقوق کی ادائیگی کا حامل بھی ہے یا نہیں۔ ورنہ اسے بھی ایک پر
اجنباء ضروری ہے۔

اور عواتق کو صرف غیروں کے آکسانے پر بھی اپنے نبی کریم ﷺ کے
کلام کے سامنے تسلیم نام کرنا ضروری ہے ورنہ بلاکت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

(تتمہ: فتاویٰ اویسی)

یہی سوال فقیر سے ہوا اس کا جواب فتاویٰ میں درج ہے۔ چونکہ موضوع
نہایت مناسب اور مفید ہے لہذا بطور تنسیخ اس رسالہ میں درج کیا جا رہا ہے۔

فتاویٰ اویسی

بسم الله الرحمن الرحيم

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله ﷺ

استفتاء: عورت چار شایاں کیوں نہیں کر سکتی؟

حضرت قبلہ مفتی مولانا محمد فیض احمد اویسی صاحب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ گرامی!

سوال نامہ زمارک سے وصول ہوا ہے اگر جواب عنایت فرمادیں تو امداد اس کرم
پر منظور ہوگا۔ والسلام

ضمیمہ احمد رضوی آفس بکریٹری

دارالاسلامک مشن پاکستان

۵۰۳، ۵۰۴ ریجنل ہال، شاہراہ عراق، صدر ۷۷۰۰۰، کراچی

سوال: اسلام میں کثیر الا زدواجی polyamy کی اجازت کیوں ہے اور polyamy (عورت کے لئے یک وقت زیادہ شادیاں) کی کیوں اجازت نہیں۔ اگر مسئلہ اولاد کی شاعت کا ہے تو یہ نمون کے ایک سادہ ٹیسٹ سے حل کیا جاسکتا ہے۔ اگر عورت بھی چار شادیوں کا مطالبہ کرے تو اس کو مطمئن کرنے کے کیا ادواں ہیں۔ عورت میں انصاف رکھنے کا کیا تصور ہی ہے یا اس کی کوئی عملی صورت بھی ہے؟

جواب: ازلین بل منٹ قبل عدلہ صالحہ مطلقہ فیض احمدہ ایسی صاحبہ دست کاظمہ

بسمہ اللہ الرحمن الرحیم

تحمیداً ونصلی علی رسولہ الکریم

امام بعد اسلام کے نام لیاؤں بلکہ اس کے مشاق کا کام یہ ہے کہ وہ شاہراہ حضور باقی اسلام پہنچانے کے بتائے ہوئے راستے پر چلیں اور اسی میں اپنی نجات سمجھیں اور بس۔ اگرچہ عقل و فہم میں آئے یا نہ آئے۔ اس لئے کہ عاشقانِ مابعدی چہ کار۔

ہاں اسلام کا مخالف اور دشمن اس نے بتا ہی نہیں تو پھر عقلی گھوڑے دوڑانے کا کیا فائدہ۔ البتہ وہ خالی الذہن اُسے من کر اسکی اچھائی قبول کرنے کو اپنی عاقبت سمجھتا ہے اس لئے ہم بھی استعداد اور افہام و تفہیم پر جدوجہد کرتے ہیں ورنہ نظام اسلام کا ہر شعبہ ہمارے وہم و فہم سے بالاتر ہے۔ فقیر آپ کے سوالات کے مختصر جوابات بھیج رہا ہے خدا کرے بجا احیاء الکریم فقیر کی محنت ٹھکانے لگے۔

کثرت ازدواج: یہ تو اسلام کے مخالفین کو بھی تسلیم ہے کہ مذہب اسلام ایک نہایت ہی شہر او پاکیزہ دین ہے وہ بے حیائی اور بری باتوں کا سخت مخالف

ہے۔ اور شادیاں بڑی ہے:

(۱) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاۤءِ (۲۲)

ترجمہ ﴿بے شک اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔

اور ارشاد فرمایا:

اِنَّ الشُّلُوۡاۤءَ لَا تَكْلِيۡ عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ (۲۳)

ترجمہ ﴿بے شک نمازیں کرتی ہے بے حیائی اور بڑی بات سے۔

اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام فرمایا ہے اس میں یہ سخت ہے کہ نسب محفوظ رہ سکے ورنہ پتہ ہی نہ چل سکے گا کہ بچے کس کا ہے اور نکاح کی نسبت کس کی طرف کی جائے اور کس کی طرف نہیں۔ اگر ایک عورت سے متعدد مردوں کا نکاح جائز ہو سکتا تو وہی قباحت یہاں بھی ہوتی نتیجتاً یہ پتہ نہ چل سکتا کہ بچے کس کا ہے اور انسان کے لئے بھی بے عزتی ہے کہ وہ حرام زادہ کہلوائے۔

اسلام کا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے انسان کو ایسی بڑی دولت سے بھاریا۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے زمانے میں کچھ عورتوں نے اتفاق کر کے چار چوب نہاں عورتوں کو اپنا نمائندہ منتخب کیا کہ وہ جا کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے دریافت کریں کہ:

امیر المومنین جب ایک وقت میں ایک مرد چار عورتیں رکھ سکتا

(۲۲) (۱) ص ۲۸

(۲۳) (۲) ص ۲۸

ہے تو ایک عورت چار مرد کیوں نہیں رکھ سکتی۔ اسلام ایک عادل مذہب ہے کیا یہ عورتوں پر ظلم نہیں کرتا۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کی شرارت کو بھانپ لیا اور آپ کرم اللہ وجہہ الکریم نے رہائی نکالی جو اب دینے کے بجائے ایک صاف شیشی منگوائی اور چار عورتوں کو الگ الگ پانی دے کر فرمایا:

”کہنا پتا پانی اس میں ڈالو۔“

جب وہ تعمیل ارشاد کر چکیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کہنا پتا پانی بچکا ہوا۔“

انہوں نے اچھے سے کہا:

”یا امیر المؤمنین اپانی کی بیعت تو ایک ہی طرح ہے اور اس کی

ماہیت بھی ایک تو اس کا بچکا ہوا کیوں کر ممکن ہو گا؟“

حضرت علی ﷺ نے فرمایا:

”جس میں نہیں ضمیر جاؤ۔“

ماہ و منویہ کی بیعت بھی ایک ہی طرح کی ہوتی ہے اور اس کی ماہیت بھی ایک، ایسا نہیں کہ کالے مرد کا ماہ تو لہد کالا اور گورے مرد کا ماہ سفید ہو تو جس طرح ایک شیشی میں اپنے اپنے پانیوں کی شناخت (کرنا) محال ہے اسی طرح جب ایک دم کے اندر متعدد آدمیوں کی منی جمع ہوگی جس سے استقرار عمل ہوگا پھر جب بچہ پیدا ہوگا تو اس کی بچکان بھی ناممکن اور اس کی نسبت کا تعین محال ہو جائے گا۔ بات معقول تھی سب عورتوں کی سمجھ میں آگئی اور وہ خوش خوش لوٹ گئیں۔

ازالہ وہم

یہ تصور کہ اگر مسئلہ اولاد کی ضمانت کا ہے اور یہ خون کے ایک سادہ سے ٹیسٹ سے حل کیا جاسکتا ہے؟

(یہ بھی) غلط ہے کہ (یہ) عارضی بھی ہے اور ہمہ گیر بھی نہیں اس لئے کہ اس سے تو قیافہ بھی مضبوط اور دائمی ہونے کے علاوہ ہمہ گیر بھی ہے کہ قیافہ دان ہر دور اور ہر جگہ مل جاتے ہیں۔ اس میں نہ علم کی ضرورت اور دنیا کی دولت خرچ کرنی پڑے۔ لیکن اسلام نے اسے بھی قبول نہیں کیا تو ٹیسٹ فریب کو کون پوچھے جب کہ یہ عارضی ہے۔

بائیں صفحہ کی عمر اور صحت و مرض اور اوقات اور علاقہ حیات اور غذا و ہوا سے اس میں تغیر و تبدل ہوتا رہا ہے علاوہ ازیم ٹیسٹی (دارقوت) اب شروع ہوا ہے تو وہ بھی پڑھے لکھے لوگوں میں اور وہ بھی بہت بڑی تعلیم و اکثری و فیرہ کے بعد کسی قسمت والے کو کوئی سمجھ آ جائے تو ورنہ اکثر ایسی تعلیم پر جانیدا لٹانے کے باوجود اسی طرح کورے کے کورے اور اسلام کی ہمہ گیر ہونے کے علاوہ عارضی نہیں دائمی، علاقائی نہیں ہر جاتی ہیں کہ ہر زمانہ و مکان اور ہر ایک امیر و غریب کو کام آ سکیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا اَمْرَ الْغٰوِيْۃِ ۚ (۲۳)

ترجمہ (اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔) (کنز الایمان)

اور ازواج کا اصلی مقصد بھی اولاد اور پھر اس کی عزت و وقار اور زیادہ اہم

(۲۳) البقرہ ۲۳/۱۵۵

ہے اور اس کا تعلق جتنا مضبوط طریقے سے اسلام نے فرمایا ہے اس کے علاوہ اور کسی دین میں نہ ملے گا۔ اس کے علاوہ بھی فقیر مزید دلائل دے سکتا ہے مگر اختصار کے پیش نظر اسی پر اکتفا کرتا ہے۔ مزید تفصیل و تحقیق کے لئے فقیر کی تصنیف ”مکھوڑا الاذواج“ دیکھیں۔

فقط عددی هذا الجواب

واللہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

حررہ الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی محقر

جون ۱۹۹۴ء میرانی مسجد بہاولپور پاکستان

تحریک اتحاد اہلسنت کی چند دیگر مطبوعات

